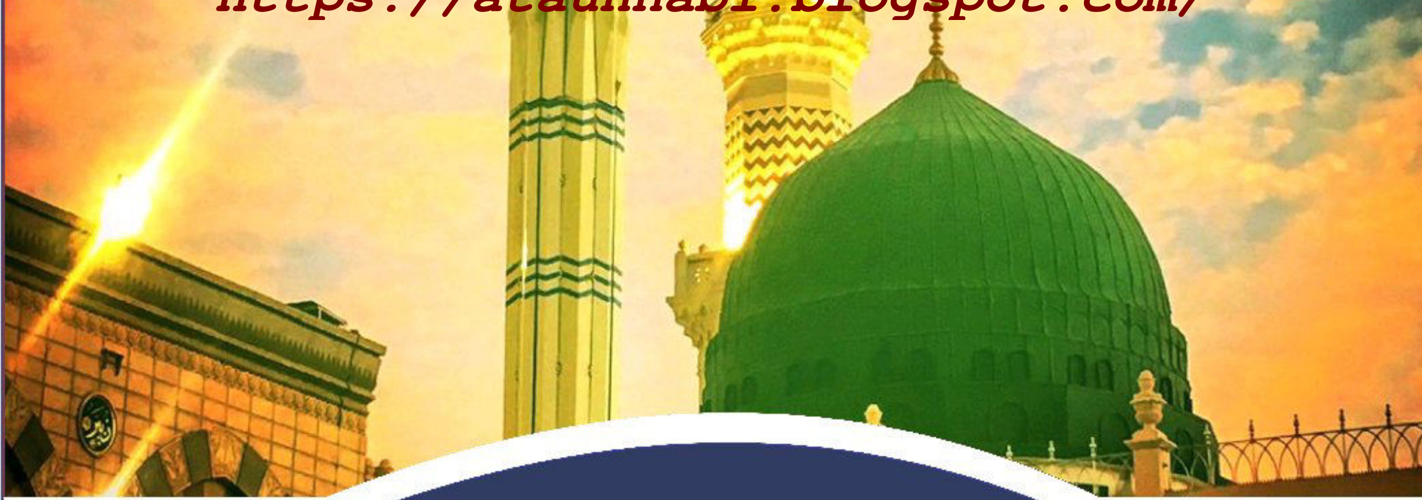


مجموعہ
اَحادیثِ ختمِ نبوت
من
فتاوی اعلیٰ حضرت

حسب الارشاد

حضرت علامہ مولانا مفتی
حیدر علی قادری
بانی و سرپرست روح المدینہ اکیڈمی

ترتیب و تخریج جدید

ابو برہان
محمد قیصر مصطفی القادری
ایم اسلامیات، سیاسیات پنجاب یونیورسٹی
متعلّم روح المدینہ اکیڈمی

روح المدینہ اکیڈمی۔ کراچی، پاکستان

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب: ۴۰، القرآن)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

مجموعہ

اَحادیثِ ختمِ نبوت

مِن فتاوی اعلیٰ حضرت

حسب الارشاد

حضرت علامہ مولانا مفتی

حیدر علی قادری

بانی و سرپرست روح المدینہ اکیڈمی

ترتیب و تخریج جدید

ابو برہان

محمد قیصر مصطفی القادری

ایم اسلامیات، سیاسیات پنجاب یونیورسٹی

متعلم روح المدینہ اکیڈمی

روح المدینہ

Rooh ul Madina Academy

روح المدینہ اسکالرز اکیڈمی، کراچی، پاکستان

انتساب

اول: باعثِ تخلیق کائنات، فخرِ موجودات امام الانبیاء و المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

ثانی: سپہ سالار ختم نبوت، یارِ غار و مزار، خلیفہ اول بلافصل، افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے نام

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرف ابتدا)

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [1]

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک و شبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ

وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [2] (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔) وحدیث متواتر لانبی بعدی [3] (میرے بعد

(۱) سورۃ الاحزاب، پارہ ۲۲، آیت ۴۰

(۲) سورۃ الاحزاب، پارہ ۲۲، آیت ۴۰

(۳) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۴۵۵) (الصحیح السلم، رقم الحدیث ۱۸۴۲) (السنن البن ماجہ، رقم الحدیث ۱۲۱) (السنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۴۲۵۲) (المسند الامام احمد، رقم الحدیث ۲۳۳۵۸) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۲۱۹) (شرح مشکل الآثار، رقم الحدیث ۲۹۵۳) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۵۴۵۰) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۲۴۸۱) (کنزالعمال،

کوئی نبی نہیں) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس ﷺ بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوٰی یتیمیۃ الدہر واشباہ والنظائر وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

اذالم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخرالانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات(٤)

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخرالانبیاء ہونا ضروریات دین سے ہے۔

شفاء شریف امام قاضی عیاض قُدِّسَ سِرُّہٗ میں ہے:

کذٰلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اوبعدہ (الی قولہ) فھٰؤلا کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اخبرانہ خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالٰی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ

رقم الحدیث ٣٨٣٦٠) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٣٠٢٦)

(٤) (الاشباہ النظائر، الفن الثانی، کتاب الشرکۃ، ص ١٦١) (الفتاوی الھندیہ، باب احکام المرتدین، ج٢، ص٢٦٣)

دون تاويل ولاتخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعاوسمعا۔(۵)

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے(اس قول تک)یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا ورسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت هذااللفظ انه افهم عدم نبي بعده ابداوعدم رسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولاتخصيص وامن اوله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لايمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذاالنص الذى اجمعت الامة على انه غير مؤول ولامخصوص.(۶)

(۵) الشفا بتعريف حقوق المصطفى، ج۲، ص ۲۸۵
(۶) الاقتصاد في الاعتقاد، ص ۱۳۷

یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہو گا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوبعدہ یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علٰی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذاالکلام علی ظاہرہ وھذہ احدی المسائل المشہورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی ۔ (۷)

(۷) (المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد النسیہ، تجویز نبی بعد کفر، مکتبۃ الحقیقیۃ، استنبول ترکی، ص۱۱۵)

ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرماچکا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافرکہا فلاسفہ کو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی قُدِّسَ سِرُّہٗ کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمدہ اللّٰہ تعالٰی ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن ترازاں ست کہ آں را بکشف وبیان حاجت افتد، خدائے تعالٰی خبردار کہ بعد ازوے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نبی دیگر نباشد ومنکرایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً درنبوت اوصلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبردار صادق دانستے وبہماں جہتہاکہ از طریق تواتر رسالت او بیش مادرست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم باز پسیں پیغمبراں ست در زمان اووتاقیامت بعد ازوے ہیچ نبی نباشد وہرکہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست ونہ آں کس کہ گوید کہ بعد اووے نبی دیگر بودیا

ہست یا خواہد بود آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ (۸)

بحمد اللہ تعالٰی یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ عزوجل نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے۔

بالجملہ آیہ کریمہ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (۹)

---

(۸) المعتمد فی المعتقد

(۹) سورۃ الاحزاب، پارہ ۲۲، آیت ۴۰

مثل حدیث متواتر لانبی بعدی (۱۰) قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام ، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلا مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہاہے کہ "خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے،یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ "تقدم تاخرزمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لیناخیال جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے۔"

اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"، ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اورزمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں"

(۱۰) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۳٤٥٥) (الصحیح السلم، رقم الحدیث ۱۸٤۲) (السنن البن ماجه، رقم الحدیث ۱۲۱) (السنن ابی داؤد، رقم الحدیث ٤۲٥۲) (المسند الامام احمد، رقم الحدیث ۲۳۳٥۸) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۲۱۹) (شرح مشکل الآثار، رقم الحدیث ۲۹٥۳) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ٥٤٥۰) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۲٤۸۱) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۸۳٦۰) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۳۰۲٦)

چند اور خبیثوں نے لکھا کہ ”الف لام خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں۔“

ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ ”اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے“

الی غیر ذٰلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللّٰہ قائلھا وقاتل اللّٰہ قابلیھا

دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدوں کو متضمن ہے اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے۔

یہ سب تاویل رکیک ہیں یا عموم واستغراق ”النبیین“ میں تشویش وتشکیک سب کفر صریح وارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر

وعموم استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث و تفسیر عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔(١١)

(١١) العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج١٤، ص٣٣٣، رضا فاؤنڈیشن لاہور

(احادیث ختم نبوت)

۱. پہلی حدیثِ مبارکہ

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «إنما مثلي، ومثل الأنبياء كرجل بنى دارا، فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة، فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون: لولا موضع اللبنة فختم بى الانبياء» (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوں، مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۴، ص۳۵۲)

۲. دوسری حدیثِ مبارکہ

عن أبي بن كعب، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فأحسنها وأكلمها وأجملها، وترك منها

(۱) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۳۴) (الصحیح المسلم، رقم الحدیث ۲۲۸۷) (مسند ابوداؤد الطیالسی، رقم الحدیث ۱۸۹۴) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۱۷۷۰) (المسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۱۴۸۸۸) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۸۶۲) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۲۶۴) (السنن الكبرى البيهقي، رقم الحديث ۱۷۷۱۹)

موضع لبنة لم يضعها، فجعل الناس يطوفون بالبنيان، ويعجبون، ويقولون: لو تم موضع هذه اللبنة، فانا في النبيين موضع تلك اللبنة» (۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے ہیں اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی، تو انبیاء میں سے اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ (فتاوی رضویه، ج۱٤، ص۳۵۲)

۳. تیسری حدیث مبارکہ

عن أبي هريرة، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فأحسنه وأجمله، إلا موضع لبنة من زاوية من زواياه، فجعل الناس يطوفون به، ويتعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة، قال: فأنا تلك اللبنة وأنا خاتم النبيين» (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیاء کرام کی مثال اس شخص

(۲) (المسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۲۱۲٤۳) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ۳٦۱۳)

(۳) (المسند الامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۹۱٦۷) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۳۵) (الصحیح المسلم، رقم الحدیث ۲۲۸٦) (السنن الکبری للنسائی، رقم الحدیث ۱۱۳۵۸) (الصحیح ابن حبان، رقم الحدیث ٦٤۰۵) (الشریعة الاجری، رقم الحدیث ۹۹۱) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۲۷٤) (شرح السنة للبغوی، رقم الحدیث ۳۵۲۱)

کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی اور خوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے: اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے ؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہو اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶٦٧)

٤. چوتھی حدیثِ مبارکہ

عن حذيفة، أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال: «في أمتي كذابون ودجالون سبعة وعشرون: منهم أربع نسوة، وإني خاتم النبيين لا نبي بعدي» (٤)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج١٤، ص٦٧٤)

٥. پانچویں حدیثِ مبارکہ

عن ثوبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «وإنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي» (٥)

(٤) (المسند الامام احمد، رقم الحدیث ٢٣٣٥٨) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ٢٢١٩) (شرح مشکل الآثار، رقم الحدیث ٢٩٥٣) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ٥٤٥٠) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ١٢٤٨١) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٨٣٦٠) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٣٠٢٦)

(٥) (المسند الامام احمد، رقم الحدیث ٢٢٣٩٥) (السنن ابی داؤد، رقم الحدیث ٤٢٥٢) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ٢٢١٩) (مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث ٥٤٠٦) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣١٧٦١)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میری امت دعوت میں یا میری اُمت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (فتاوی رضویه، ج۱٤، ص۳٥۱)

٦. چھٹی حدیثِ مبارکہ

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لما اقترف آدم الخطيئة قال: يا رب أسألك بحق محمد لما غفرت لي، فقال الله: يا آدم، وكيف عرفت محمدا ولم أخلقه؟ قال: يا رب، لأنك لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحك رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبا لا إله إلا الله محمد رسول الله فعلمت أنك لم تضف إلى اسمك إلا أحب الخلق إليك، فقال الله: صدقت يا آدم، إنه لأحب الخلق إلي ادعني بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك. وهو آخر الانبياء من ذريتك». [٦]

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض یا یارب اسالک بحق محمد لما غفرت لی، الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیوں کر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے

(٦) (المستدرك على الصحيحين للحاكم، رقم الحديث ٤٢٢٨) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٢١٣٨)

اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا: ”لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ“ تو میں نے جانا کہ تو نے اس کے ہی نام کو اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہو گا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، وہ تیری اولاد میں سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔(فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶۳۳)

۷. ساتویں حدیثِ مبارکہ

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن موسى لما نزلت عليه التوراة، وقرأها فوجد فيها ذكر هذه الأمة فقال: يا ربي، إني أجد في الألواح أمة هم الآخرون السابقون، فاجعلها أمتي قال: تلك أمة أحمد قال: يا رب! إني أجد في الألواح أمة هم السابقون المشفوع لهم، فاجعلها أمتي قال: تلك أمة أحمد»(۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر توریت اتری انہوں نے اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلے اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت

(۷) (دلائل النبوۃ لابی نعیم، رقم الحدیث ۳۱)

احمد کی ہے۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۳۳)

۸. آٹھویں حدیثِ مبارکہ

عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لما خلق الله عز وجل آدم خبره ببنيه فجعل يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا ساطعا في أسفلهم فقال: يا رب! من هذا؟ قال: هذا ابنك أحمد، هو الأول وهو الآخر، وهو أول شافع وأول مشفع.»[۸]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے، مجھے ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۳٤)

۹. نویں حدیثِ مبارکہ

عن وهب بن منبه: قال «اوحى الله إلى اشعياء اني باعث نبيا أميا افتح به آذانا صما وقلوبا غلفا وأعينا عميا مولده بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام اختم بكتابهم الكتب وبشريعتهم الشرائع وبدينهم الاديان واجعلهم افضل الامم واجعلهم امة وسطاليكونوا شهداء على الناس الحديث الجليل الجميل».[۹]

(۸) (کنزالعمال، رقم الحديث ۳۲۰۵٦)

(۹) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحديث ۳۳) (الخصائص الکبریٰ، ج۱، ص۲۳)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی اُمی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں، ضرور اس کی امت کو سب اُمتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا۔ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں کو اور ان کے دین پر سب دینوں کو ختم کروں گا۔(فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۳۵)

۱۰. دسویں حدیثِ مبارکہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه: ان النبي صلی اللہ علیه وسلم «كان يسمى في الكتب القديمة احمد ومحمد والماحي والمقفى ونبي الملاحم وحمطايا وفارقليطا وماذماذ». [۱۰]

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)،حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا(حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذماذ (ستھرے، پاکیزہ)۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۳۶)

(۱۰) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۲، ص۲۶) (الخصائص الکبری، ج۱، ص۱۲۳)

۱۱. گیارہویں حدیثِ مبارکہ

عن سلیمان الفارسی قال: ھبط جبریل فقال ان ربک یقول قد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکرنی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واھلھالا عرفھم کرامتک علی ومنزلتک عندی، ولو لاک ما خلقت السمٰوٰت والارض وما بینھما لولاک ما خلقت الدنیا ھذا مختصر (۱۱)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص٦٣٦)

۱۲. بارہویں حدیثِ مبارکہ

عن انس بن مالک قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لما أسري بي إلی السماء قربني ربي تعالی حتی کان بیني وبینه تعالی کقاب

(۱۱) جامع الحدیث ــــ فتاوی الرضویه

قوسين أو أدنى لا بل أدنى قال: يا حبيبي! يا محمد! قلت: لبيك يا رب! قال: هل غمك أن جعلتك آخر النبيين؟ قلت: يا رب؟ لا، قال: حبيبيّ! هل غم أمتك أن جعلتهم آخر الأمم؟ قلت: يا رب! لا، قال: أبلغ أمتك عني السلام وأخبرهم أني جعلتهم آخر الأمم لأفضح الأمم عندهم ولا أفضحهم عند الأمم.(۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین! (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۳٦۷)

۱۳. تیرہویں حدیثِ مبارکہ

عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالأذان: الله أكبر - مرتين، أشهد أن لا إله إلا الله - مرتين، أشهد أن محمدا رسول الله -

(۱۲) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۲۱۱۱) (الخصائص الکبری، ج۲، ص۳۳۱) (السیرۃ الحلبیہ، ج۱، ص۳۲۸) (تاریخ بغداد، ج۵، ص۳۳۷)

مرتين؛ قال آدم: من محمد، قال: آخر ولدك من الأنبياء.(١٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اتر کے آذان دی، جب (سرکار صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پاک آیا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٤٠)

١٤. چودہویں حدیث مبارکہ

عن جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله عليه وسلم: «إن لي أسماء أنا محمد، وأنا أحمد، وأنا الماحي الذي يمحى بي الكفر، وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي، وأنا العاقب والعاقب الذي لا نبي بعده» (١٤)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوں گا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٤٧)

(١٣) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٢١٣٩) (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج٥، ص١٠٧) (الخصائص الكبرى، ج١، ص١٥)

(١٤) (الصحيح البخارى، رقم الحديث ٤٨٩٦) (الصحيح المسلم، رقم الحديث ٢٣٥٤) (مصنف ابن ابى شيبه، رقم الحديث ٣١٦٩١) (مسند احمد بن حنبل، رقم الحديث ١٦٧٣٤) (السنن الدرامى، رقم الحديث ٢٨١٧) (السنن الترمذى، رقم الحديث ٢٨٤٠) (المسند البزار، رقم الحديث٣٤١٣)

۱۵. پندرہویں حدیثِ مبارکہ

عن أبي موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «أنا محمد، وأحمد، والمقفي، والحاشر، ونبي التوبة، ونبي المرحمة». (۱۵)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶٤۷)

۱٦. سولہویں حدیث مبارکہ

عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أنا محمد، وأحمد، ونبي الرحمة، ونبي التوبة، والحاشر، والمقفي، ونبي الملاحم» (۱٦)

(الصحیح ابن حبان ، رقم الحدیث ٦٣١٣) (الشریعة للاجری، رقم الحدیث١٠١٢) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث١٥٢٢) (شرح السنة للبغوی، رقم الحدیث٣٦٢٩) (مشکاة المصابیح، رقم الحدیث٥٧٧٦) (المسند الحمیدی، رقم الحدیث ٥٦٥) (کنزالعمال، رقم الحدیث٣٢١٦٥) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحدیث١٩) (دلائل النبوة للبیهقی، ج١، ص١٥٢) (الخصائص الکبری، ج١، ص١٣٢) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج١ ص١٨) (تفسیر البغوی، ج٣، ص٦٤٦)

(١٥) (مسند ابی داؤد الطلیاسی، رقم الحدیث٤٩٤) (مسند امام احمد، رقم الحدیث ١٩٦٢١) (مصنف ابن ابی شیبه، رقم الحدیث ٣١٦٩٣) (الصحیح المسلم، رقم الحدیث ٢٣٥٥) (الصحیح ابن حبان، رقم الحدیث ٦٣١٤) (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ٤٣٣٨) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ٤١٨٥) (حلیة الاولیاء لابی نعیم، ج٥، ص٩٩) (مشکاة المصابیح، رقم الحدیث ٥٧٧٧) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٢١٦٦) (الشفاءبعتریف حقوق المصطفی، ج١،ص٤٥٥) (الخصائص الکبری، ج١، ص١٣٢) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج٣، ص٢٥)

(١٦) (المسند امام احمد، رقم الحدیث٢٣٤٤٥) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ١٤٠٦٠) (شرح السنة، ج١٣، ص٢١٣) (الشریعة للآجری، رقم الحدیث ١٠١١)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں دونوں جہاں کا نبی ہوں۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶۵۷)

۱۷. سترہویں حدیثِ مبارکہ

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:«أنا أحمد وأنا محمد وأناالحاشر الذي أحشر الناس على قدمي، وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر، فإذا كان يوم القيامة لواء الحمد معي وكنت إمام المرسلين وصاحب شفاعتهم». (۱۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، میں محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوں گا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶۵۷)

۱۸. اٹھارہویں حدیثِ مبارکہ

عن ابی الطفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن لي عند ربي عشرة أسماء محمد وأحمد وأبو القاسم

(۱۷) (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۷۵۰) (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۱٤۰٦۱) (كنزالعمال، رقم الحديث ۳۲۱۷۰) (دلائل النبوة للبيهقي، ج۱، ص۱۵۵)

والفاتح والخاتم والعاقب والحاشر والماحي ويٰس و طه . (۱۸)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد، احمد، ابوالقاسم، فاتح، خاتم، عاقب، حاشر، ماحی، یٰسین اور طٰہٰ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۵۸)

۱۹. انیسویں حدیثِ مبارکہ

عن جابر بن عبد الله قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن لي عند ربي عشرة أسماء وأنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا العاقب الذي ليس بعدي أحد وأنا الحاشر الذي يحشر الله الخلائق معي على قدمي وأنا رسول الرحمة ورسول التوبة ورسول الملاحم وانا المقفي قضيت النبيين عامة وانا قثم والوثم الكامل الجامع. (۱۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں رسول الرحمۃ ہوں ،میں رسول التوبۃ ہوں ، میں رسول لملاحم

(۱۸) (دلائل النبوۃ لابی نعیم، رقم الحدیث ۲۰) (المواهب اللدنية، ج۱، ص۴۶۶)

(۱۹) (الكامل في ضعفاء الرجال، ج۸، ص۳۳۵)

ہوں، میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا ہوں اور میں کامل جامع ہوں۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۵۹)

۲۰. بیسویں حدیثِ مبارکہ

عن عوف بن مالك الأشجعي، قال: انطلق النبي صلى الله عليه وسلم وأنا معه حتى دخلنا كنيسة اليهود، فقال: «يا معشر اليهود، أروني اثني عشر رجلا يشهدون أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله يحط الله عن كل يهودي تحت أديم السماء الغضب الذي غضب عليهم» قال: فأسكتوا ما أجابه منهم أحد، ثم رد عليهم فلم يجبه منهم أحد، فقال: «أبيتم فوالله لأنا الحاشر، وأنا العاقب، وأنا النبي المصطفى، آمنتم أو كذبتم» (۲۰)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ اٹھا لے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا: تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفی ہوں خواہ مانو یا نہ مانو۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۵۹)

(۲۰) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۵۷۵۶) (مسند امام احمد، رقم الحدیث ۲۳۹۸۴) (الصحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۷۱۶) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۸) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۱۳۳۷) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۴۶۰۰) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۲۸، ص۱۱۲)

۲۱. اکیسویں حدیثِ مبارکہ

عن مجاهد المكي رضي الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنا محمد وأحمد أنا رسول الرحمة أنا رسول الملحمة أنا المقفي والحاشر. (۲۱)

حضرت مجاہد مکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رسول الرحمۃ ہوں، میں رسول الملحمۃ ہوں، میں مقفی اور حاشر ہوں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۵، ص ۶۵۹)

۲۲. بائیسویں حدیثِ مبارکہ

عن أبو هريرة رضي الله عنه قال: قال عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: «نحن الآخرون السابقون يوم القيامة». (۲۲)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۵، ص ۶۶۰)

---

(۲۱) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۲۱۶۷) (الطبقات الکبری، ج ۱، ص ۸۴) (تاریخ المدینة لابن شبة، ج ۲، ص ۶۳۲) (الخصائص الکبری، ج ۱، ص ۱۳۲)

(۲۲) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۲۳۸) (الصحیح المسلم، رقم الحدیث ۸۵۵) (مؤطا امام مالک، رقم الحدیث ۳۷) (مسند الإمام الشافعي، رقم الحدیث ۳۷۳) (مسند إسحاق بن راهويه، رقم الحدیث ۲۹۱) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ۷۴۰۱) (مسند البزار، رقم الحدیث ۹۶۷۱) (السنن النسائی، رقم الحدیث ۱۳۶۷) (مسند ابی یعلی الموصلی، رقم الحدیث ۶۲۶۹) (السنن الدارقطنی، رقم الحدیث ۱۵۷۸) (السنن الکبری للبیهقی، رقم الحدیث ۱۴۲۱) (شرح السنة للبغوی، رقم الحدث ۱۰۴۵) (مشکاة المصابیح، رقم الحدیث ۱۳۵۴) (الترغیب والترهیب، رقم الحدیث ۹۲۱) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۴۵۱۷) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحدیث ۱۱) (تاریخ بغداد للخطیب، رقم الحدیث ۵۳۷)

۲۳. تئیسویں حدیثِ مبارکہ

عن حذيفة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «نحن الآخرون من أهل الدنيا، والأولون المقضي لهم قبل الخلائق». (۲۳)

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۰)

۲۴. چوبیسویں حدیثِ مبارکہ

عن ابن ام المكتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الله أدرك بي في الأجل المرجو واختارني اختيارا فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة». (۲٤)

حضرت ابن ام مکتوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانہ پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہم سب سے پچھلے اور قیامت کے سب سے اگلے۔ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۰)

---

(۲۳) (الصحيح المسلم ، رقم الحديث ۸۵٦) (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۱۰۸۳) (شعب الايمان، رقم الحديث ۲۷۰٦) (مشكاة المصابيح، رقم الحديث ۱۳۵۵) (كنزالعمال، رقم الحديث ۲۱۰۵۲) (الروض الانف، ج٤، ص۱۰٤) (الخصائص الكبرى، ج۲، ص۳۵۳)

(۲٤) (كنزالعمال، رقم الحديث ۳۲۰۸۰) (السنن الدرامى، رقم الحديث ۵۵) (الجمع الجوامع للسيوطى، ج۲، ص۱۳۲)

۲۵. پچیسویں حدیثِ مبارکہ

عن أبي هريرة، أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال: «كنت أول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث». (۲۵)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا ہوں۔

(فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۲)

۲۶. چھبیسویں حدیثِ مبارکہ

عن قتادہ رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كنت أول الناس في الخلق وآخرهم في البعث». (۲۶)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۰)

۲۷. ستائیسویں حدیثِ مبارکہ

عن ابی قلابہ رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إنما بعثت فاتحا خاتما». (۲۷)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(۲۵) (دلائل النبوۃ لابی نعیم، رقم الحدیث ۳) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۲۱۲۶) (جمع الجوامع للسیوطی، ج۶، ص۴۸۰)

(۲۶) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۱۹۱۶) (الجمع الجوامع للسیوطی، ج۶، ص۴۸۰) (الطبقات ابن سعد، ج۱، ص۱۱۹)

(۲۷) (جمع الجوامع للسیوطی، ج۳، ص۱۸) (شعب الایمان، رقم الحدیث ۴۸۳۷) (مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث ۱۰۱۶۳)

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا، نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٦١)

٢٨. اٹھائیسویں حدیثِ مبارکہ

عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أنا قائد المرسلين ولا فخر، وأنا خاتم النبيين ولا فخر، وأنا أول شافع وأول مشفع ولا فخر».(٢٨)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور یہ بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم۔

(فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٦٥)

٢٩. انتیسویں حدیثِ مبارکہ

عن العرباض بن سارية السلمي، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: « إني عند الله في أم الكتاب لخاتم النبيين، وإن آدم لمنجدل في طينته».(٢٩)

(٢٨) (السنن الدرامی، رقم الحدیث ٥٠) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ١٧٠) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣١٨٨٣) (مشکاة المصابیح، رقم الحدیث ٥٧٦٤) (مجمع الزاوئد، رقم الحدیث ١٣٩٢٤) (دلائل النبوة للبیهقی، ج٥، ص٤٨٠) (الخصائص الکبری، ج٢، ص٣٨٧)

(٢٩) (مسند امام احمد، رقم الحدیث ١٧١٦٣) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣١٩٦٠) (الجامع المسانید والسنن، رقم الحدیث ٧٣٩١) (دلائل النبوة للبیهقی، ج١، ص٨٣) (الخصائص الکبری، ج١،

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بالیقین میں اللہ عزوجل کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں تھے۔

(فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص٦٦٥)

۳۰. تیسویں حدیثِ مبارکہ

عن ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «أول الرسل آدم، وآخرهم محمد». (۳۰)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص٦٦٧)

۳۱. اکتیسویں حدیثِ مبارکہ

عن امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في محفل من أصحابه إذ جاء أعرابي من بني سليم قد صاد ضبا وجعله في كمه ليذهب به إلى رحله فيشويه ويأكله، فلما رأى الجماعة قال: ما هذه؟ قالوا: هذا الذي يذكر أنه نبي فجاء حتى شق الناس، فقال: واللات والعزى! ما اشتملت النساء على ذي لهجة أبغض إلي منك ولا أمقت،

ص۷) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۱، ص۱٦۸)

(۳۰) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۳۲۲٦۹) (جمع الجوامع للسیوطی،ج۳، ص۲٦۱)) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص ٤۸۹) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۲۳، ص۲۷۷)

ولولا أن تسميني قومي عجولا لعجلت إليك فقتلتك فسررت بقتلك الأحمر والأسود والأبيض وغيرهم، فقلت: يا رسول الله! دعني فأقوم فأقتله! فقال: يا عمر! أما علمت أن الحليم كاد أن يكون نبيا؟ ثم أقبل على الأعرابي فقال: ما حملك على أن قلت ما قلت – وقلت غير الحق ولم تكرم مجلسي؟ قال: وتكلمني أيضا – استخفافا برسول الله صلى الله عليه وسلم؟ واللات والعزى!. لا أومن بك أو يؤمن بك هذا الضب، فأخرج الضب من كمه وطرحه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال: إن آمن بك هذا الضب آمنت بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ضب! فأجابه الضب بلسان عربي مبين يسمعه القوم جميعا: لبيك وسعديك يا زين من وافى القيامة! قال: من تعبد يا ضب؟ قال: الذي في السماء عرشه، وفي الأرض سلطانه وفي البحر سبيله وفي الجنة رحمته وفي النار عذابه، قال: فمن أنا يا ضب؟ قال: أنت رسول رب العالمين وخاتم النبيين، وقد أفلح من صدقك وقد خاب من كذبك، قال الأعرابي: لا أتبع أثرا بعد عين، والله لقد جئتك وما على ظهر الأرض أحد أبغض إلي منك وإنك اليوم أحب إلي من والدي ونفسي وإني لأحبك بداخلي وخارجي وسري وعلانيتي، أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله». [۳۱]

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس

(۳۱) (المعجم الصغير للطبراني، رقم الحديث ۹٤۸) (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۱٤۰۸٦) (كنزالعمال، رقم الحديث ۳٥۳٦٤) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحديث ۲۷٥) (دلائل النبوة للبيهقي، ج٦، ص۳٦) (الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص ٥۹٤) (الخصائص الكبرى، ج۲، ص۱۰۷)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزّٰی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا: لبّیک وسعدیک یا زین من وافی یوم القیامۃ۔ میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا:من تعبد تیرا معبود کون ہے؟عرض کی: الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النارعذابہ۔ وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔ فرمایا: من انا بھلا میں کون ہوں؟عرض کی: انت رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقدخاب من کذبک۔ حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اوراپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانّک رسول اللّٰہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (یہ مختصر ہے اور

حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی آئی۔) (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۷)

۳۲. بتیسویں حدیثِ مبارکہ

عن امیرالمؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: «بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین». (۳۲)

امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ،ج۱۵، ص۶۶۹)

۳۳. تینتیسویں حدیثِ مبارکہ

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «کانت بنو إسرائیل تسوسھم الأنبیاء، کلما ھلك نبي خلفه نبي، وإنه لا نبي بعدي». (۳۳)

حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے

(۳۲) (السنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۶۳۸) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۱۸۰۵) (شعب الایمان، رقم الحدیث ۱۳۵۰) (شرح السنۃ للبغوی، رقم الحدیث ۳۷۰۷) (مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث ۵۷۹۱) (کنزالعمال، رقم الحدیث ۱۸۵۶۸) (سیرت ابن ھشام، ج۱، ص۴۰۱) (تاریخ بغداد للخطیب، ج۱۱، ص۳۱) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۳، ص۲۶۲)

(۳۳) (الصحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۴۵۵) (الصحیح المسلم، رقم الحدیث ۱۸۴۲) (السنن الکبری للبیھقی، رقم الحدیث ۱۶۵۴۸) (مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث ۳۶۵۵) (الشرح السنۃ للبغوی، رقم الحدیث ۲۴۶۴) (جمع الجوامع للسیوطی،ج، ص۳۳۶) (الخصائص الکبری للسیوطی، ج۲، ص۱۹۳) (مسند اسحاق بن راھویہ، رقم الحدیث ۲۲۲) (مسند امام احمد، رقم الحدیث ۷۹۶۰) (الصحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۴۵۵۵) (تاریخ بغداد للخطیب، ج۳، ص۹۳)

جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۹)

۳۴. چونتیسویں حدیثِ مبارکہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي».(۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۶۹)

۳۵. پینتیویں حدیث مبارکہ

عن أبا هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «لم يبق من النبوة إلا المبشرات، الرؤيا الصالحة». (۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۷۰)

(۳۴) (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ١٣٨٢٤) (السنن الترمذی، رقم الحديث ٢٢٧٢) (المستدرک للحاکم، رقم الحديث ٨١٧٨) (کنزالعمال، رقم الحديث ٤١٤٠٧) (جمع الجوامع للسيوطی، ج٢، ص٣٢٧) (الجامع المسانيد لابن جوزی، رقم الحديث ٥٩٧) (المواهب اللدينة، ج٢، ص ٥٤٦)

(۳۵) (الصحيح البخاری، رقم الحديث ٦٩٩٠) (شرح السنة للبغوی، رقم الحديث ٣٢٧٢) (مشكاة المصابيح، رقم الحديث ٤٦٠٦) (كنزالعمال، رقم الحديث ٤١٤١٨) (جمع الجوامع للسيوطی، ج٦، ص٧٨٦) (جامع المسانيد لابن جوزی، رقم الحديث ٤٦٤٩)

٣٦. چھتیسویں حدیث مبارکہ

عن حذیفة بن أسید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: «ذهبت النبوة، فلا نبوة بعدي إلا المبشرات الرؤیا الصالحة یراها الرجل أو تری له»(٣٦)

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

(فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٧٠)

٣٧. سینتیسویں حدیث مبارکہ

عن أم کرز الکعبیة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم النبي صلی الله علیه وسلم قال .: «ذهبت النبوة وبقیت المبشرات».(٣٧)

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٧٠)

---

(٣٦) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٣٠٥١) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ١١٧٢١) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٤١٤٢٠) (جمع الجوامع للسیوطی، ج٥ ص٧٣)

(٣٧) (مسند الحمیدی، رقم الحدیث ٣٥١) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ٢٧١٤١) (السنن الدرامی، رقم الحدیث ٢١٨٤) (سنن ابن ماجه، رقم الحدیث ٣٨٩٦) (سنن الترمذی، رقم الحدیث٢١٧٩) (الصحیح ابن حبان، رقم الحدیث ٦٠٤٧) (کنزالعمال، رقم الحدیث٤١٤٥٣) (جمع الجوامع للسیوطی، ج٣، ص٤٢٦) (جامع المسانید لابن جوزی، رقم الحدیث٧٧٤٧) (المواهب اللدنیة، ج٣، ص١٠٠)

٣٨. اڑتیسویں حدیث مبارکہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستارة والناس صفوف خلف أبي بكر، وقال: «يا أيها الناس، إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له».(٣٨)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٠)

٣٩. انتالیسویں حدیث مبارکہ

عن عقبة بن عامر، عن عبداللہ ابن عمر، عن عصمه بن مالک، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «لو كان نبي بعدي لكان عمر بن الخطاب».(٣٩)

---

(٣٨) (مسند الحمدی، رقم الحدیث ٤٩٥) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ٨٠٥٩) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ١٩٠٠) (سنن الدرامی، رقم الحدیث ١٣٦٤) (صحیح المسلم، رقم الحدیث ٤٧٩) (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ٣٨٩٩) (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ٨٧٦) (سنن النسائی، رقم الحدیث ٦٣٧) (مسند ابی یعلی الموصلی، رقم الحدیث ٢٣٨٧) (صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث ٥٤٨) (شرح مشکل لآثار، رقم الحدیث ٢١٨٠) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ١٨٩٦) (السنن الکبری للبیھقی، رقم الحدیث ٢٥٦٧) (کنز العمال، رقم الحدیث ٤١٤٠٩) (جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث ٩٥٧٩) (المواھب اللدینۃ، ج٣، ص١٠٠) (الطبقات الکبری للبغدادی، ج٢، ص١٦٧)

(٣٩) (سنن الترمذی، رقم الحدیث ٣٦٨٦) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ١٧٤٠٥) (الشریعۃ للآجری، رقم الحدیث ١١٩٩) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٤٧٥) (المستدرک للحاکم، رقم

حضرت عقبہ بن عامر، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عصمہ بن مالک اور حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۷۱)

۴۰. چالیسویں حدیث مبارکہ

حدثنا إسماعيل بن أبي خالد، قال: قلت لعبد الله بن أبي أوفى قال: رأيت إبراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «مات وهو صغير، ولو قضي أن يكون بعد محمد – صلى الله عليه وسلم – نبي، لعاش ابنه، ولكن لا نبي بعده». (۴۰)

حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۷۱)

الحدیث ۴۴۹۵) (المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي، رقم الحديث ۶۵) (مشكاة المصابيح ۶۰۳۸) (كنزالعمال، رقم الحديث ۳۲۷۵۴) (المصابيح السنة للبغوى، رقم الحديث ۴۷۳۵) (جمع الجوامع للسيوطى، ج۷، ص۱۲۰) (جامع المسانيد لابن جوزى، رقم الحديث ۵۴۰۴) (فتوح الشام للواقدى، ج۱، ص۱۶۸) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج۱۰، ص۳۸۴) (اسدالغابه لابن اثير، ج۴، ص۱۳۷)(الرياض النضرة في مناقب العشرة، ج۲، ص۲۸۷)

(۴۰) (الصحيح البخارى، رقم الحديث ۶۱۹۴) (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۱۵۱۰) (فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، رقم الحديث ۱۴۰۹) (المعجم الاوسط، رقم الحديث ۶۶۳۸) (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۱۴۹۵۵) (كنزالعمال، رقم الحديث ۳۵۵۴۹) (جمع الجوامع للسيوطى، رقم الحديث ۷) (معرفة الصحابة لابن نعيم، رقم الحديث ۷۱۹)(تاريخ دمشق لابن عساكر، ج۳، ص۱۳۵)

٤١. اکتالیسویں حدیث مبارکہ

عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال: «كان إبراهيم قد ملأ المهد ولو بقي لكان نبيا، لكن لم يكن ليبقى فإن نبيكم آخر الأنبياء».(٤١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧١)

٤٢. بیتالیسویں حدیث مبارکہ

عن جابر بن عبدالله، وعن عبدالله ابن عباس وعن ابن أبي أوفى، وعن انس بن مالک رضی الله عنهم قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: «لو عاش إبراهيم لكان صديقا نبيا».(٤٢)

حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت ابن ابی اوفی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

(فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧١)

(٤١) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، ج٤، ص٣٥٥) (البداية والنهاية لابن كثير، ج٨، ص٢٤٢) (المقاصد الحسنة، حرف الالم، ص٥٤٨) (الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج١، ص٦٠) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٣، ص١٣٥)

(٤٢) (المسند الامام احمد، رقم الحديث ١٢٣٥٨) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٢٢٠٤) (جمع الجوامع للسيوطى، رقم الحديث ١٧٨٩٤) (معرفة الصحابة لابى نعيم، رقم الحديث ٧١٣) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٣، ص١٣٩)

٤٣. تنتالیسویں حدیث مبارکہ

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: «نحن أهل بیت لا یقاس بنا أحد».(٤٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٣)

٤٤. چوالیسویں حدیث مبارکہ

عن أبا هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال: « ولا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون، قریبا من ثلاثین، کلهم یزعم أنه رسول الله».(٤٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور قیامت قائم نہ ہو گی حتیٰ کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٤)

---

(٤٣) (مسند الفردوس، رقم الحدیث ٦٨٣٨) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٤٢٠١) (جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث ٢٣٧٦٥)(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج٣٠، ص٣٦١)

(٤٤) (صحیح البخاری، رقم الحدیث ٣٦٠٩) (صحیح المسلم، رقم الحدیث ١٥٧) (مسند البزار، رقم الحدیث ٨٨٨٩) (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ٤٤١) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ٧٢٢٨) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٨٤٠٢) (جمع الجوامع، رقم الحدیث ٢٥٢٠٦) (البدایة والنهایة، ج١٩، ص٢٧٠) (شرح الزرقاني علی المواهب اللدنیة, ج٨، ص٣٩٨)

٤٥. پینتالیسویں حدیث مبارکہ

عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: «وإنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي».(٤٥)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اس اُمت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٧٤)

٤٦. چھیالیسویں حدیث مبارکہ

عن علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالون كذابون كلهم يزعم أنه نبي». (٤٦)

حضرت علا بن زیاد رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٧٤)

---

(٤٥) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ٢٢٣٩٥) (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ٤٥٥٢) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ٨٣٩٠) (حلیة الاؤلیاء، ج٢، ص٢٨٩) (مشکاة المصابیح، رقم الحدیث ٥٤٠٦) (کنزالعمالم، رقم الحدیث٣١٧٦١) (مصابیح السنة للبغوی، رقم الحدیث ٤١٦٨) (جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث ٤٨٦٠) (جامع المسانید لابن جوزی، رقم الحدیث ٨١٢) (دلائل النبوة للبیهقی، ج٦، ص٥٢٧)

(٤٦) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج١١، ص٤٢٧) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٨٣٧٦) (جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث ٢٥٢٨٩) (البدایة والنهایة، ج٩، ص٢٨)

٤٧. سینتالیسویں حدیث مبارکہ

عن عبدالله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا، منهم مسيلمة والعنسي والمختار». (٤٧)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے، اخذہم اللہ تعالیٰ۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٥)

٤٨. اڑتالیسویں حدیث مبارکہ

عن سعد بن أبي وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال: خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب رضى الله تعالىٰ عنه في غزوة تبوك فقال: يا رسول الله تخلفني في النساء والصبيان؟ فقال: «أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى؟ غير أنه لا نبي بعدي». (٤٨)

---

(٤٧) (مسند ابی یعلی موصلی، رقم الحدیث ٦٨٢٠) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٨٣٧٤) (جمع الجوامع، رقم الحدیث ٢٥٢٦٢) (دلائل النبوة للبیہقی، ج٦، ص٤٨٠) (البدایة والنھایة، ج٦، ص٢٣٦)

(٤٨) (مسند أبي داود الطيالسي، رقم الحديث ٢٠٦) (مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث ٩٧٤٥) (مصنف ابن ابی شیبه، رقم الحدیث ٣٢٠٧٤) (مسند الامام احمد، رقم الحدیث ١٤٩٠) (صحیح البخاری، رقم الحدیث ٣٧٠٦) (صحیح المسلم، رقم الحدیث ٢٤٠٤) (سنن الترمذی، رقم الحدیث ٣٧٢٤) (مسند البزار، رقم الحدیث ١٢٠٠) (السنن الکبری للنسائی، رقم الحدیث ٨٠٥٨) (مسند ابی یعلی موصلی، رقم الحدیث ٣٤٤) (شرح مشکل الآثار للطحاوی، رقم الحدیث ١٧٧٠) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ٦٩٢٧) (الشریعةلآجری، رقم الحدیث ١٤٧٠) (السنن الکبری للبیہقی، رقم الحدیث ١٧٨٩٣) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٥٤٨٩) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ٤٦٥٢) (تاریخ الخلفاء، ج١، ص١٣١) (البدایة والنھایة، ج٥، ص٧) (الطبقات الکبری للبغدادی، ج٣، ص١٧) (تاریخ بغداد للخطیب، ج٤، ص٤٢٥) (تاریخ دمشق، ج٤٢، ص١١١)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا: یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔وفی الباب عن امیر المؤمنین علی المرتضی، وعن عبداللّٰہ بن عباس، و عن ابی سعید الخذری، وعن جابر بن عبداللّٰہ، وعن عبداللّٰہ بن عمر، وعن ابی هريرة، وعن الامير معاوية، وعن سعيد بن زيد، وعن البراء بن عازب، وعن زيد بن ارقم، وعن جیش بن جناده، وعن جابر بن سمره، وعن مالک بن حويرث، وعن ام المؤمنين ام سلمة، ون اسماء بنت عميس رضى اللّٰه عنهم. (اسی حدیث کو ان صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٦)

٤٩. اُنچاسویں حدیث مبارکہ

عن معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: « يا علي أخصمك بالنبوة، ولا نبوة بعدي».(٤٩)

(٤٩) (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج١، ص٦٥) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٢٩٩٤) (جمع الجوامع للسيوطي، رقم الحديث ٢٧٢١٥) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٤٢، ص٥٨)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میں مناصب جلیلہ و خصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں۔ اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٧٧)

٥٠. پچاسویں حدیث مبارکہ

عن وهب بن منبه، قال: ذكر الحسن بن أبي الحسن عن سبعة رهط شهدوا بدرا قال وهب: وقد حدثني عبد الله بن عباس كلهم رفعوا الحديث إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم: « إن الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة أول الناس، فيقول: ماذا أجبتم نوحا؟ فيقولون: ما دعانا وما بلغنا ولا نصحنا ولا أمرنا ولا نهانا، فيقول نوح: دعوتهم يا رب دعاء فاشيا في الأولين والآخرين أمة بعد أمة حتى انتهى إلى خاتم النبيين أحمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة: ادعوا أحمد وأمته، فيأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمته يسعى نورهم بين أيديهم فيقول نوح لمحمد وأمته: هل تعلمون أني بلغت قومي الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة، وجهدت أن أستنقذهم من النار سرا وجهارا، فلم يزدهم دعائي إلا فرارا؟ فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمته: «فإنا نشهد بما نشدتنا به أنك في جميع ما قلت من الصادقين» . فيقول قوم نوح: وأين علمت هذا يا أحمد أنت وأمتك ونحن أول الأمم وأنت وأمتك آخر الأمم؟ فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: « بسم الله الرحمن الرحيم {إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن أنذر قومك من قبل أن يأتيهم عذاب أليم} [نوح: ١] قرأ السورة حتى ختمها، فإذا ختمها

قالت أمته نشهد أن هذا لهو القصص الحق وما من إله إلا الله وأن الله لهو العزيز الحكيم، فيقول الله عز وجل عند ذلك: «امتازوا اليوم أيها المجرمون فهم أول من يمتاز في النار» (۵۰)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور سات دیگر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سے کہ سب اہل بدر تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلاۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی، یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق سبحانہ و تعالٰی فرمائے گا احمد وامتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئینگے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶۹۰)

۵۱. اکاونویں حدیث مبارکہ

عن ابن عمر قال: كتب عمر بن الخطاب إلى سعد بن أبي وقاص

(۵۰) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۴۰۱۲)

وهو بالقادسية أن وجه نضلة بن معاوية إلى حلوان العراق فليغر على ضواحيها فوجه سعد نضلة في ثلاثمائة فارس، فخرجوا حتى أتوا حلوان فأغاروا على ضواحيها فأصابوا غنيمة وسبيا، فأقبلوا يسوقون الغنيمة والسبي حتى إذا رهقهم العصر وكادت الشمس أن تؤوب فألجأ نضلة الغنيمة والسبي إلى سفح جبل ثم قام فأذن فقال: الله أكبر الله أكبر، فإذا مجيب من الجبل يجيبه: كبرت كبيرا يا نضلة! قال: أشهد أن لا إله إلا الله، قال: كلمة الإخلاص يا نضلة! قال: أشهد أن محمدا رسول الله، قال: هو النذير وهو الذي بشرنا به عيسى ابن مريم وعلى رأس أمته تقوم الساعة، قال: حي على الصلاة، قال: طوبى لمن مشى إليها وواظب عليها قال: حي على الفلاح – قال: أفلح من أجاب محمدا، فلما قال: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله – قال: أخلصت الإخلاص كله يا نضلة! فحرم الله بها جسدك على النار، فلما فرغ من أذانه قمنا فقلنا له: من أنت – يرحمك الله؟ أملك أنت أم ساكن من الجن أم طائف من عباد الله أسمعتنا صوتك؟ فأرنا صورتك فأنا وفد الله ووفد رسول الله ووفد عمر بن الخطاب، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا أبيض الرأس واللحية، عليه طمران من صوف، فقال: السلام عليكم ورحمة الله، قلنا: وعليك السلام ورحمة الله، من أنت – يرحمك الله؟ قال: أنا زريب بن ثرملة وصي العبد الصالح عيسى ابن مريم، أسكنني هذا الجبل ودعا لي بطول البقاء إلى نزوله من السماء، فيقتل الخنزير ويكسر الصليب ويتبرأ مما نحلته النصارى، فأما إذ فاتني لقاء محمد فأقرؤا عمر مني السلام وقولوا له: يا عمر! سدد وقارب فقد دنا الأمر، وأخبروه بهذه الخصال التي أخبركم بها، يا عمر! إذا ظهرت هذه الخصال في أمة محمد فالهرب الهرب: إذا استغنى الرجال بالرجال

والنساء بالنساء، وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا إلى غير مواليهم، ولم يرحم كبيرهم صغيرهم، ولم يوقر صغيرهم كبيرهم، وترك المعروف فلم يؤمر به، وترك المنكر فلم ينه عنه، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم، وكان المطر قيظا والولد غيضا وطولوا المنازل، وفضضوا المصاحف، وزخرفوا المساجد، وأظهروا الرشا ١ وشيدوا البناء، واتبعوا الهوى، وباعوا الدين بالدنيا، واستخفوا بالدماء، وقطعت الأرحام، وبيع الحكم، وأكل الربوا فخرا، وصار الغنى عزا، وخرج الرجل من بيته فقام إليه من هو خير منه فسلم عليه، وركب النساء السروج. ثم غاب عنا، فكتب بذلك نضلة إلى سعد، فكتب سعد إلى عمر، فكتب عمر إلى سعد: لله أبوك! سر أنت ومن معك من المهاجرين والأنصار حتى تنزل هذا الجبل، فإن لقيته فأقرئه مني السلام، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرنا أن بعض أوصياء عيسى ابن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد في أربعة آلاف من المهاجرين والأنصار حتى نزلوا ذلك الجبل أربعين يوما ينادي بالأذان وقت كل صلاة فلا جواب».(۵۱)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجو، حضرت نضلہ قیدی اور غنیمتیں لئے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن

(۵۱) (دلائل النبوة، رقم الحديث ٥٤) (دلائل النبوة، ج٥، ص٤٢٥) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٥٣٦٥) (جمع الجوامع للسيوطى، رقم الحديث ٢٠٥٠) (تاريخ بغداد للخطيب، ج١١، ص٥٣٣)

میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلة تم نے کبیر کی بڑائی بیان کی اے نضلہ!، جب کہا اشھدان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلة اخلاصًا نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشھدان محمدا رسول اللہ آواز آئی نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم و علٰی راس امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسٰی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا حی علی الصلوٰۃ جواب آیا نمازایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی و شادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوٰۃ جواب آیا البقاء لامة محمد و علٰی رؤسھا تقوم الساعة بقا ہے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبرلا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلة فحرم اللہ بھا جسدک علی النار اے نضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالٰی نے

اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (اور امیر المؤمنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مودارز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندہ صالح عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زادفی الطریق الثانی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہاں ہیں؟ کہا: انتقال فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابو بکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا، عمر: امیر المؤمنین عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آگا ہے، پھر علاماتِ قربِ قیامت اور بہت کلماتِ وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہیے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں خبر

دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا۔ آخر واپس آئے۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٦٩١)

٥٢. باونویں حدیث مبارکہ

عن جبير بن مطعم رضي الله تعالىٰ عنه: خرجت تاجرا إلى الشام في الجاهلية، فلما كنت بأدنى الشام لقيني رجل من أهل الكتاب فقال: هل عندكم رجل تنبأ؟ قلنا: نعم، قال: هل تعرف صورته إذا رأيتها؟ قلت: نعم، فأدخلني بيتا فيه صور، فلم أر صورة النبي صلى الله عليه وسلم، فبينما أنا كذلك إذ دخل رجل منهم علينا فقال: فيم أنتم؟ فأخبرناه، فذهب بنا إلى منزله فساعة ما دخلت نظرت إلى صورة النبي صلى الله عليه وسلم، وإذا رجل آخذ بعقب النبي صلى الله عليه وسلم، قلت: من هذا الرجل القائم على عقبه؟ قال: إنه لم يكن نبي إلا كان بعده نبي إلا هذا فإنه لا نبي بعده، وهذا الخليفة بعده، وإذا صفة أبي بكر.(٥٢)

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو

(٥٢) (المعجم الاوسط، رقم الحديث ٨٢٣١) (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٥٣٧) (مجمع الزوائد، رقم الحديث ١٣٨٩٠) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٥٣٧١) (الخصائص الكبرى، ج١، ص٢٤٣)

تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے، وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تصویر تھی۔ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۹۳)

۵۳. ترپنویں حدیث مبارکہ

عن عباده بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال: بعثني أبو بكر إلى ملك الروم يدعوه إلى الإسلام ويرغبه فيه ومعي عمرو بن العاص بن وائل السهمي وهشام بن العاص ابن وائل السهمي وعدي بن كعب ونعيم بن عبد الله النحام، فخرجنا حتى قدمنا على جبلة بن الأيهم دمشق، فأدخلنا على ملكهم بها الرومي فإذا هو على فرش له مع الأسقف، فأجلسنا وبعث إلينا رسوله وسألنا أن نكلمه، فقلنا: لا والله لا نكلمه برسول بيننا وبينه! فإن كان له في كلامنا حاجة فليقربنا منه، فأمر بسلم فوضع ونزل إلى فرش له في الأرض فقربنا فإذا هو

عليه ثياب سود مسوح، فقال له هشام بن العاص بن وائل: ما هذه المسوح التي عليك؟ قال: لبستها ناذرا أن لا أنزعها حتى أخرجكم من الشام، فقلنا: قال القاضي: وذكر كلاما خفي علي من كتابي معناه - بل نملك مجلسك وبعده ملككم الأعظم، فوالله لنأخذنه إن شاء الله! فإنه قد أخبرنا بذلك نبينا صلى الله عليه وسلم الصادق البار، قال: إذا أنتم السمراء، قال: قلنا: وما السمراء؟ قال: لستم بها، قلنا: ومن هم؟ قال: الذين يقومون الليل ويصومون النهار، قال فقلنا: نحن والله هم! قال فقال: وكيف صومكم وصلاتكم وحالكم؟ فوصفنا له أمرنا، فنظر إلى أصحابه وراطنهم وقال لنا: ارتفعوا، قال: ثم علا وجهه سواد حتى كأنه قطعة مسح من شدة سواده وبعث معنا رسلا إلى ملكهم الأعظم بالقسطنطينية، فخرجنا حتى انتهينا إلى مدينتهم ونحن على رواحلنا علينا العمائم والسيوف، فقال لنا الذين معنا: إن دوابكم هذه لا تدخل مدينة الملك، فإن شئتم فجئناكم ببراذين وبغال، قلنا: لا والله لا ندخلها إلا على رواحلنا! فبعثوا إليه يستأذنونه، فأرسل إليهم أن خلوا سبيلهم، ودخلنا على رواحلنا حتى انتهينا إلى غرفة مفتوحة الباب فإذا هو فيها جالس ينظر، قال: فأنخنا تحتها ثم قلنا: لا إله إلا الله والله أكبر، فيعلم الله لانتفضت حتى كأنها نخلة تصفقها الريح، فبعث إلينا رسولا أن هذا ليس لكم أن تجهروا بدينكم في بلادنا، وأمر بنا فأدخلنا عليه فإذا هو مع بطارقته، وإذا عليه ثياب حمر، فإذا فرشه وما حواليه أحمر، وإذا رجل فصيح بالعربية يكتب فأومأ إلينا فجلسنا ناحية، فقال لنا وهو يضحك: ما منعكم أن تحيوني بتحيتكم فيما بينكم؟ فقلنا: نرغب بها عنك، وأما تحيتك التي لا ترضى إلا بها فإنها لا تحل لنا أن نحييك بها، قال: وما تحيتكم فيما بينكم؟ قلنا: السلام، قال: فما

كنتم تحيون به نبيكم؟ قلنا: بها، قال: فما كان تحيته هو؟ قلنا، بها، قال: فبم تحيون ملككم اليوم! قلنا: بها، قال: فبم يجيبكم؟ قلنا: بها، قال: فما كان نبيكم يرث منكم؟ قلنا: ما كان يرث إلا ذا قرابة، قال: وكذلك ملككم اليوم؟ قلنا؛ نعم، قال: فما أعظم كلامكم عندكم؟ قلنا: لا إله إلا الله – قال: فيعلم الله لانتفض حتى كأنه طير ذو ريش من حسن ثيابه، ثم فتح عينيه في وجوهنا، قال فقال: هذه الكلمة التي قلتموها حين نزلتم تحت غرفتي؟ قلنا: نعم، قال: كذلك إذا قلتموها في بيوتكم تنفضت لها سقوفكم؟ قلنا: والله ما رأيناها صنعت هذا قط إلا عندك وما ذاك إلا لأمر أراده الله تعالى، قال: ما أحسن الصدق! أما والله لوددت أني خرجت من نصف ما أملك وأنكم لا تقولونها على شيء إلا انتفض لها، قلنا: ولم ذاك؟ قال: ذاك أيسر لشأنها وأحرى أن لا تكون من النبوة وأن تكون من حيل ولد آدم، قال: فماذا تقولون إذا فتحتم المدائن والحصون؟ قلنا: نقول: لا إله إلا الله والله أكبر، قال: تقولون: لا إله إلا الله والله أكبر – ليس غيره شيء؟ قلنا: نعم، قال: تقولون الله أكبر هو أكبر من كل شيء؟ قلنا نعم، قال: فنظر إلى أصحابه فراطنهم! ثم أقبل علينا فقال: أتدرون ما قلت لهم؟ قلت: ما أشد اختلاطهم، فأمر لنا بمنزل وأجرى لنا نزلا، فأقمنا في منزلنا تأتينا ألطافه غدوة وعشية.

ثم بعث إلينا فدخلنا عليه ليلا وحده ليس معه أحد، فاستعادنا الكلام فأعدناه عليه، ثم دعا بشيء كهيئة الربعة ١ ضخمة مذهبة فوضعها بين يديه، ثم فتحها فإذا بها بيوت صغار وعليها أبواب، ففتح منها بيتا فاستخرج منها خرقة حرير سوداء فنشرها فإذا فيها صورة حمراء وإذا رجل ضخم العينين عظيم الأليتين لم ير مثل طول عنقه في مثل جسده أكثر الناس شعرا، فقال لنا: أتدرون من هذا؟

قلنا: لا قال: هذا آدم صلى الله عليه وسلم، ثم أعاده ففتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير سوداء فنشرها فإذا بها صورة بيضاء وإذا رجل له شعر كثير كشعر القبط- قال القاضي: أراه قال - ضخم العينين بعيد ما بين المنكبين عظيم الهامة، فقال: أتدرون من هذا؟ قلنا لا، قال: هذا نوح صلى الله عليه وسلم، ثم أعادها في موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فإذا بها صورة شديدة البياض وإذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الأنف سهل الخدين أشيب الرأس أبيض اللحية كأنه حي يتنفس، فقال: أتدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا إبراهيم صلى الله عليه وسلم، ثم أعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فإذا فيها صورة محمد صلى الله عليه وسلم، فقال: تدرون من هذا؟ قلنا: هذا محمد صلى الله عليه وسلم - وبكينا، فقال: بدينكم أنه محمد؟ قلنا: نعم، بديننا أنها صورته كأنما ننظر إليه حيا. قال: فاستخف حتى قام على رجليه قائما ثم جلس فأمسك طويلا فنظر في وجوهنا فقال: أما إنه كان آخر البيوت ولكني عجلته لأنظر ما عندكم، فأعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فإذا فيها صورة رجل جعد أبيض قطط غائر العينين حديد النظر عابس متراكب الأسنان مقلص الشفة كأنه من رجال أهل البادية، فقال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا موسى، وإلى جانبه صورة شبيهة به رجل مدر الرأس عريض الجبين بعينيه قبل، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا هارون، فأعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فإذا فيها صورة بيضاء وإذا رجل شبه المرأة ذو عجيزة وساقين، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: داود، فأعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء

فإذا فيها صورة بيضاء فإذا رجل أوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس، لكل شيء منه جناح، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا سليمان وهذه الريح تحمله، ثم أعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فإذا فيها صورة بيضاء وإذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواد اللحية يشبه بعضه بعضا، فقال: أتدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: عيسى ابن مريم، فأعادها وأطبق الربعة. قال قلنا: أخبرنا عن قصة الصور ما حالها؟ فإنا نعلم أنها تشبه الذين صورت صورهم فإنا رأينا نبينا صلى الله عليه وسلم يشبه صورته، قال: أخبرت أن آدم سأل ربه أن يريه أنبياء بنيه، فأنزل عليه صورهم، فاستخرجها ذو القرنين من خزانة آدم في مغرب الشمس، فصورها لنا دانيال في خرق الحرير على تلك الصور، فهي هذه بعينها. أما والله لوددت أن نفسي طابت بالخروج من ملكي فتابعتكم على دينكم وأن أكون عبدا لأسوئكم ملكة! ولكن نفسي لا تطيب. فأجازنا فأحسن جوائزنا، وبعث معنا من يخرجنا إلى مأمننا، فانصرفنا إلى رحالنا». (٥٣)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ

(٥٣) (دلائل النبوة، ج١، ص٣٨٦) (كنز العمال، رقم الحديث ٣٥٥٦٠) (جمع الجوامع للسيوطى، ج٢٠، ص٤٨٦) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٤٠، ص١٥٥)

کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجا لائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑگیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا: ہاں، کہا: جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس

وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا سیاہ ریشم کا کپڑا طے کیا ہوا نکلا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر ہرقل بولا انہیں پہچانتے ہو، ہم نے کہا: نہ، کہا یہ آدم ہیں۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سرمانند موئے قبطیان فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر آنکھیں سرخ داڑھی خوبصورت پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہ۔ کہا: یہ نوح ہیں۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ چشم دراز بینی کشادہ پیشانی، رخسارے ستے ہوئے، سر پر نشان پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے مسکرا رہی ہے، کہا: ان سے واقف ہو، ہم نے کہا نہ، کہا: یہ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصویر منیر تھی بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں، ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم، یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصویر پاک ہے ، گویا ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حالت

حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اُچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا : اما انه اخر البیوت ولکنی عجلته لانظر ماعندکم، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دیکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لو گے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے، اٹھا بیٹھا دم خود رہا، واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون، والحمد للہ رب العالمین۔ ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رکن سانولی نکالی (دیگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں

پہچانتے ہو یہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول) کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ھارون علیہ الصلاۃ والسلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا: یہ لوط علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر اور خانے سے حریر سپید ایک تصویر نکالی گوار رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت، کہا: حضرت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا۔ کہا یہ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوبصورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جد کریم حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے مشابہ تھی چہر گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کس کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے

عوض یوں ہے، حریر سبز پو گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار کہا: یہ سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور یہ پر دار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے، پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت آنکھیں حسین اعضا متناسب، کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے حق سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور

ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحدِ اسلام تک پہنچادیا) ہم نے آکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٦٩٥)

٥٤. چوّنویں حدیث مبارکہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: «أنا أحمد، ومحمد، والحاشر، والمقفي، والخاتم».(٥٤)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، میں محمد ہوں اور تمام جہاں کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا اور نبوت ختم کرنے والا۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٠)

٥٥. پچپنویں حدیث مبارکہ

عن سهل بن سعد الساعدي رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: استأذن العباس بن عبد المطلب النبي صلی اللہ علیہ وسلم في الهجرة، فقال له: «يا عم، أقم مكانك الذي أنت به فإن اللہ عز وجل يختم بك الهجرة كما ختم بي النبوة».(٥٥)

(٥٤) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ٢٢٨٠) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ١٤٠٦٢) (کنزالعمال، رقم الحدیث ٣٢١٧٤) (جمع الجوامع للسیوطی، ج٣، ص٢١١) (تاریخ بغداد للخطیب، ج٥، ص٣٠٥) (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج٣، ص٢٩)

(٥٥) (مسند ابی یعلی الموصلی، رقم الحدیث ٢٦٨٦) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٥٨٢٨) (جامع المسانید والسنن، ج٤، ص٦٢٦) (مجمع الزوائد، رقم الحدیث ١٥٤٧١) (کنزالعمال،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظّمہ سے) عرضی بھیجی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٠)

٥٦. چھپنویں حدیث مبارکہ

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال « أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بخيبر حمار أسود فوقف بين يديه فقال: من أنت؟ . فقال: أنا عمرو بن فلان كنا سبعة إخوة، كلنا ركبنا الأنبياء وأنا أصغرهم وكنت لك فملكني رجل من اليهود فكنت إذا ذكرتك كبأت به فيوجعني ضربا فقال النبي صلى الله عليه وسلم: فأنت يعفور».(٥٦)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟ عرض

رقم الحديث ٣٧٢٣٨) (جمع الجوامع للسيوطي، ج٢٠، ص٣٩٦) (المواهب اللدنية، ج١، ص٥١٦) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٢٦، ص٢٩٧)

(٥٦) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحديث ٢٨٨) (الخصائص الكبرى، ج٢، ص١٠٧) (البدية والنهاية، ج٦، ص١٠)

کی: یزید بیٹا شہاب کا،، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے کلھم لا یرکبہ الا نبی ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کا نام یعفور رکھا۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٣)

٥٧. ستاونویں حدیث مبارکہ

عن أبي منظور، قال: لما فتح رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم- أظنه خيبر- أصاب حمارا أسود فكلّمه فتكلم، فقال: «ما اسمك» قال: يزيد بن شهاب. فذكر الحديث بطوله، وأنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم سماه يعفورا». (٥٧)

حضرت ابو منظور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٣)

(٥٧) (الإصابة في تمييز الصحابة لابن حجر، ج٧، ص٣٢١)

٥٨. اٹھاونویں حدیث مبارکہ

عن ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : «لانبوة بعدجي إلا المبشرات الرؤيا الصالحة».(٥٨)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت نہیں ہے مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٥)

٥٩. اُنسٹھویں حدیث مبارکہ

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يبقى بعدي من النبوة شيء، إلا المبشرات الرؤيا الصالحة، يراها العبد، أو ترى له».(٥٩)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٧٠٦)

٦٠. ساٹھویں حدیث مبارکہ

عن نعيم بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا، كلهم

(٥٨) (جامع المسانيد و السنن، رقم الحديث ١٢٦٥١)

(٥٩) (مسند الامام احمد، رقم الحديث ٢٤٩٧٦) (مجمع الزوائد، رقم الحديث ١١٧١٤) (كنزالعمال، رقم الحديث ٤١٤٢٣) (جمع الجوامع للسيوطى، ج١١، ص٦٧٠) (جامع الماسانيد لابن جوزى، ج٨، ص٢٣٤) (تاريخ بغداد للخطيب، ج١١، ص١٤١)

يزعم أنه نبي قبل يوم القيامة».(٦٠)

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہوا۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٧٠٦)

٦١. اکسٹھویں حدیث مبارکہ

عن اميرالمؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إنما علي بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي».(٦١)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ایسا ہے جیسے موسیٰ سے ہارون (یعنی بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (فتاوی رضویه، ج١٥، ص٧٠٧)

٦٢. باسٹھویں حدیث مبارکہ

عن زید بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لما آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين أصحابه، قال علي: لقد ذهب روحي وانقطع ظهري حين رأيتك فعلت بأصحابك ما فعلت غيري فإن كان هذا من سخط

(٦٠) (مصنف ابن ابی شیبه، رقم الحدیث ٣٧٥٦٥) (کنزالعمال، رقم الحديث ٣٨٣٧٢) (جمع الجوامع للسيوطي، ج١١، ص٣٦٧)

(٦١) (کنزالعمال، رقم الحديث ٣٢٩٣٤) (سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، ج١١، ص ٢٩١)

علي فلك العتبى والكرامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «والذي بعثني بالحق ما أخرتك إلا لنفسي وأنت مني بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبي بعدي وأنت أخي ووارثي»، قال: وما أرث منك يا رسول الله؟ قال: «ما ورثت الأنبياء من قبلي»، قال: وما ورثت الأنبياء من قبلك؟ قال: «كتاب ربهم وسنة نبيهم، وأنت معي في قصري في الجنة مع فاطمة بنتي وأنت أخي ورفيقي».(۶۲)

حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھائی چارا کیا امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کے حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے تمہیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو، امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث میں ملے گا فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب

(۶۲) (كنزالعمال، رقم الحديث ۲۵۵۵٤) (جمع الجوامع للسيوطى، ج۲۰، ص۲۷۸) (فضائل الصحابه لاحمد بن حنبل، رقم الحديث ۱۰۸۵) (السيرة النبوية وأخبار الخلفاء للدارمى، ج۱، ص۱٤۹) (معجم الصحابة للبغوى، ج۲، ص۵۳۱) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج۲۱، ص٤۱۵) (الرياض النضرة في مناقب العشرة، ج۱، ص۲۵)

اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۷۰۷)

٦٣. تریسٹھویں حدیث مبارکہ

عن عقيل بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ياعقيل! والله إني لأحبك لخصلتين لقرابتك ولحب أبي طالب إياك وكان أحبهم إلى أبي طالب وأما أنت يا جعفر فإن خلقك يشبه خلقي وأنت يا علي فأنت مني بمنزلة هارون من موسى غير إنه لا نبي بعدي».(٦٣)

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں: اور تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۷۰۸)

٦٤. چونسٹھویں حدیث مبارکہ

عن خليفة بن عبدة المنقري قال: سألت محمد بن عدي بن ربيعة بن سواءة بن جشم بن سعد: كيف سماك أبوك في الجاهلية محمدا؟

(٦٣) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٤١، ص١٨) (جمع الجوامع للسيوطی، ج٢١، ص٦٥٧) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٣٦١٦)

قال: أما إني سألت أبي عما سألتني عنه فقال: خرجت رابع أربعة من بني تميم أنا أحدهم وسفيان بن مجاشع ويزيد بن عمرو ابن ربيعة بن حرقوص بن مازن وأسامة بن مالك بن جندب بن العنبر نريد زيد بن جفنة الغساني بالشام، فلما وردنا الشام نزلنا على غدير عليه شجرات وقربه قائم لديراني فقلنا: لو اغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثيابنا ثم أتينا صاحبنا فأشرف علينا الديراني فقال: إن هذه للغة قوم ما هي بلغة أهل هذا البلد، فقلنا: نعم نحن قوم من مضر، قال: من أي المضائر؟ قلنا؟ من خندف، فقال: أما إنه سيبعث فيكم وشيكا نبي فسارعوا إليه وخذوا بحظكم منه ترشدوا فإنه خاتم النبيين؟ فقلنا: ما اسمه؟ قال محمد؛ فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحد منا غلام فسماه محمدا لذلك.(٦٤)

حضرت خلیفہ بن عبدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انه سوف يبعث منكم

(٦٤) (كنزالعمال، رقم الحديث ٣٥٤٢٧) (دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحديث ٤٩) (دلائل النبوة للبيهقى، ج٢ ص١١٤) (معرفة الصحابة الأصبهاني، رقم الحديث ٦٠٠) (تاريخ دمشق لابن عساكر، ج٤٠، ص١٠٠)

و شیکا نبی فسارعوا الیه و خذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہو ناکہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انتھی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

(فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۴۲)

٦٥. پینسٹھویں حدیث مبارکہ

عن عامر بن ربیعة العدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقیت زید بن عمرو بن نفیل، وهو خارج من مكة يريد حراء يصلي فيه، وإذا هو قد كان بينه وبين قومه سوء في صدر النهار فيما أظهر من خلافهم واعتزال آلهتهم، وما كان يعبد آباؤهم، فقال زيد بن عمرو: يا عامر، إني خالفت قومي، فاتبعت ملة إبراهيم خليل الله، وما كان يعبد ابنه إسماعيل عليهما السلام من بعده، وما كان يصلون إلى هذه القبلة، فأنا أنتظر نبيا من ولد إسماعيل من بني عبد المطلب اسمه أحمد، ولا أراني أدركه، فأنا يا عامر أومن به وأصدقه، وأشهد أنه نبي، فإن طالت بك المدة فرأيته فأقرئه مني السلام، وسأخبرك يا عامر ما نعته حتى لا يخفى عليك، قلت: هلم، قال: هو رجل ليس بالقصير، ولا بالطويل، ولا بكثير الشعر، ولا بقليله، وليس تفارق عينيه حمرة، وخاتم النبوة بين كتفيه، واسمه أحمد، وهذا البلد مولده ومبعثه حتى يخرجه قومه منها، ويكرهون

ما جاء به، حتى يهاجر إلى يثرب فيظهر أمره، فإياك أن تخدع عنه، فإني بلغت البلاد كلها أطلب دين إبراهيم الخليل عليه السلام، وكل من أسأل من اليهود والنصارى والمجوس يقول: هذا الدين وراءك، وينعتونه مثل ما نعته لك، ويقولون: لم يبق نبي غيره، قال عامر: فوقع في نفسي الإسلام من يومئذ، فلما تنبأ رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت رجلا حليفا في قومي، وكان قومي أقل قريش عددا، فلم أقدر على اتباعه ظاهرا، فأسلمت سرا، وكنت أخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم بما أخبرني به زيد بن عمرو بن نفيل، فترحم عليه النبي صلى الله عليه وسلم، وقال: « لقد رأيته في الجنة يسحب ذيلا له، أو ذيولا،».(٦٥)

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ہیں موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، ابن سعد وابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے، انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہوچکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں

(٦٥) (دلائل النبوہ لابی نعیم، رقم الحدیث ٥٢) (الخصائص الکبری، ج ١، ص ٤٣)

جو بنی اسماعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا سلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہے، سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، ان کی شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین انہیں ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ فانی بلغت البلاد کلھا اطلب دین ابراھیم، وکل من اسأل من الیھود والنصارٰی و المجوس یقول ھذا الدین وراء ک، وینعتونه مثل ما نعته لک، ویقولون لم یبق نبی غیرہ۔ کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصارٰی مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض

کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رأيته فى الجنة يسحب ذيله میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۴۲)

٦٦. چھیاسٹھویں حدیث مبارکہ

عن مغيرة بن شعبة في خروجه إلى المقوقس مع بني مالك، وأنهم لما دخلوا على المقوقس قال لهم: كيف خلصتم إلي من طلبتكم، ومحمد وأصحابه بيني وبينكم؟ قالوا: لصقنا بالبحر، وقد خفناه على ذلك، قال: كيف صنعتم فيما دعاكم إليه؟ قالوا: ما تبعه منا رجل واحد قال: لم؟ قالوا: « جاءنا بدين محدث لا تدين به الآباء، ولا يدين به الملك، ونحن على ما كان عليه آباؤنا، قال: كيف صنع قومه؟ قال: اتبعه أحداثهم، وقد لاقاه من خالفه من قومه وغيرهم من العرب في مواطن، مرة تكون عليهم الدبرة، ومرة تكون له، قال: ألا تخبرونني، وتصدقونني إلى ماذا يدعو؟ قالوا: يدعو إلى أن نعبد الله وحده لا شريك له، ونخلع ما كان يعبد الآباء، ويدعو إلى الصلاة والزكاة، قال: وما الصلاة والزكاة، ألهما وقت يعرف، وعدد ينتهي؟ قالوا: يصلون في اليوم والليلة خمس صلوات، كلها لمواقيت، وعدد سموه له، ويؤدون من كل مال بلغ عشرين مثقالا مثقالا، وكل إبل بلغت خمسا شاة، وأخبروه بصدقة الأموال كلها، قال: أفرأيتم إذا أخذها، أين يضعها؟ قالوا: يردها على فقرائهم، ويأمر بصلة الرحم، ووفاء العهد، وتحريم الربا، والزنا، والخمر، ولا يأكل ما ذبح لغير الله تعالى، قال: هو نبي مرسل إلى الناس كافة، ولو أصاب القبط والروم تبعوه، وقد أمرهم بذلك عيسى ابن

مريم، وهذا الذي تصفون منه بعث به الأنبياء من قبله، وستكون له العاقبة حتى لا ينازعه أحد، ويظهر دينه إلى منتهى [ص:۸۷] الخف، والحافر، ومنقطع البحور، ويوشك قومه يدافعونه بالرماح. قال: قلنا: لو دخل الناس كلهم معه ما دخلنا، قال: فأنغض رأسه وقال: أنتم في اللعب. ثم قال: كيف نسبه في قومه؟ قلنا: هو أوسطهم نسبا، قال: كذلك المسيح، والأنبياء عليهم السلام، تبعث في نسب قومها، قال: كيف صدقه في حديثه؟ قال: قلنا: ما يسمى إلا الأمين من صدقه، قال: انظروا في أمركم، أترونه يصدق فيما بينكم وبينه، ويكذب على الله قال: فمن تبعه؟ قلنا: الأحداث، قال: هم - والمسيح - أتباع الأنبياء قبله، قال: فما فعلت يهود يثرب فهم أهل التوراة؟ قلنا: خالفوه، فأوقع بهم، فقتلهم، وسباهم، وتفرقوا في كل وجه، قال: هم حسدة، حسدوه، أما أنهم يعرفون من أمره مثل ما نعرف. قال المغيرة: فقمنا من عنده، وقد سمعنا كلاما ذللنا لمحمد صلى الله عليه وسلم، وخضعنا، وقلنا: ملوك العجم يصدقونه، ويخافونه في بعد أرحامهم منه، ونحن أقرباؤه وجيرانه لم ندخل معه قد جاءنا داعيا إلى منازلنا. قال المغيرة: فرجعنا إلى منازلنا، فأقمت بالإسكندرية، لا أدع كنيسة إلا دخلتها، وسألت أساقفها من قبطها، ورومها، عما يجدون من صفة محمد صلى الله عليه وسلم، وكان أسقف من القبط هو رأس كنيسة أبي غني، كانوا يأتونه بمرضاهم، فيدعو لهم، لم أر أحدا قط يصلي الصلوات الخمس أشد اجتهادا منه، فقلت: أخبرني هل بقي أحد من الأنبياء؟ قال: نعم، وهو آخر الأنبياء، ليس بينه وبين عيسى ابن مريم أحد، وهو نبي قد أمرنا عيسى باتباعه، وهو النبي

الأمي العربي، اسمه أحمد، ليس بالطويل، ولا بالقصير، في عينيه حمرة، ليس بالأبيض، ولا بالآدم، يعفي شعره، ويلبس ما غلظ من الثياب، ويجتزئ بما لقي من الطعام، سيفه على عاتقه، ولا يبالي من لاقى، يباشر القتال بنفسه، ومع أصحابه، يفدونه بأنفسهم، هم له أشد حبا من أولادهم وآبائهم، يخرج من أرض القرظ، ومن حرم يأتي إلى حرم، يهاجر إلى أرض سباخ ونخل، يدين بدين إبراهيم عليه السلام. قال المغيرة بن شعبة: زدني في صفته، قال: يأتزر على وسطه، ويغسل أطرافه، ويخص بما لم يخص به الأنبياء قبله، كان النبي يبعث إلى قومه، وبعث إلى الناس كافة، وجعلت له الأرض مسجدا وطهورا، أينما أدركته الصلاة تيمم وصلى، ومن كان قبله مشددا عليهم، لا يصلون إلا في الكنائس والبيع [ص:۸۹] قال المغيرة: فوعيت ذلك كله من قوله، وقول غيره، فرجعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فأسلمت. (٦٦)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ

(٦٦) (دلائل النبوة، رقم الحديث ٤٥)

ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد ﷺ کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: هل بقی احد من الانبیاء" آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟وہ بولا: نعم وهو اٰخر الانبیاء لیس بینه و بین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعه وهو النبی الامی العربی اسمه احمد۔ ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امّی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ﷺ ۔

پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے،ازانجملہ کہا: یخص بمالم یخصّ به الانبیاء قبله کان النبی یبعث الی قومه وبعث الی الناس کافة۔انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص٦٤٤)

٦٧. سڑسٹھویں حدیث مبارکہ

عن حسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: « والله إني لغلام يفعة ابن سبع أو ثمان سنين أعقل ما سمعت إذ سمعت يهوديا، وهو

على أطمة يثرب يصرخ: يا معشر اليهود، فلما اجتمعوا قالوا: ويلك ما لك؟ فقال: طلع الليلة نجم أحمد الذي ولد به. هذا كوكب أحمد قد طلع. هذا كوكب لا يطلع إلا بالنبوة، ولم يبق من الأنبياء إلا أحمد (٦٧)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا ہے یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۴۴)

٦٨. ارسٹھویں حدیث مبارکہ

عن حويصة بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال: «كنا ويهود فينا كانوا يذكرون نبيا يبعث بمكة اسمه أحمد، ولم يبق من الأنبياء غيره، وهو في كتبنا». (٦٨)

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکہ میں مبعوث ہوں گے

(٦٧) (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ٦٠٥٦) (سیرت ابن اسحاق، ج١، ص٨٤) (سیرت ابن ہشام، ج١، ص١٥٩) (دلائل النبوہ لابی نعیم، رقم الحدیث ٣٥) (الخصائص الکبری، ج١، ص٤٥) (سبل الھدی والرشاد، ج١، ص١٢٣)

(٦٨) (دلائل النبوۃ لابی نعیم، رقم الحدیث ٣٦) (الخصائص الکبری، ج١، ص٤٦) (سبل الھدیٰ

ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶٤٥)

٦٩. اُنہترہویں حدیث مبارکہ

عن سعد بن ثابت رضی الله عنه قال: «كان أحبار يهود بني قريظة والنضير يذكرون صفة النبي صلى الله عليه وسلم فلما طلع الكوكب الأحمر أخبروا أنه نبي وأنه لا نبي بعده اسمه احمد مهاجره إلى يثرب فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ونزلها انكروا وبغوا وحسدوا».(٦٩)

حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی بنی قریظہ اور بنی نضیر کے علماء سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ ہو گی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہو گئے۔ فلما جاءهم ما عرفوا كفروا فلعنة اللّٰه على الكافرين۔ (فتاوی رضویه، ج۱۵، ص۶٤٥)

٧٠. سترویں حدیث مبارکہ

وعن زياد بن لبيد «انه كان على أطم من آطام المدينة سمع يا أهل

والرشاد، ج١، ص١٢٣)

(٦٩) (دلائل النبوة لابی نعيم، رقم الحديث ٣٩ــــ كانت يهود بني قريظة يدرسون ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم في كتبهم، ويعلمون الولدان بصفته، واسمه، ومهاجره إلى المدينة، فلما ظهر حسدوا، وبغوا، وأنكروا) (الخصائص الكبرى، ج١، ص٤٧) (إمتاع الأسماع للمقريزى، ج٣، ص٣٥٥) (السيرة النبوية لابن كثير، ج١، ص٢١٤)

يثرب قد ذهبت والله نبوة بني اسرائيل هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبي آخر الأنبياء مهاجره إلى يثرب».(۷۰)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ میں تھے۔ انہوں نے سنا: اے اہل مدینہ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص٦٤٦)

۷۱. اکہترہویں حدیث مبارکہ

عن أبي سعيد الخدري، عن أبيه، قال:«سمعت أبي مالك بن سنان، يقول: جئت بني عبد الأشهل يوما، لأتحدث فيهم، ونحن يومئذ في هدنة من الحرب، فسمعت يوشع اليهودي يقول: أظل خروج نبي، يقال له أحمد يخرج من الحرم، فقال له خليفة بن ثعلبة الأشهلي كالمستهزئ به: ما صفته؟ قال: رجل ليس بقصير، ولا بالطويل، في عينيه حمرة، يلبس الشملة، ويركب الحمار، سيفه على عاتقه، وهذا البلد مهاجره. قال: فخرجت إلى قومي بني خدرة، وأنا يومئذ أتعجب مما قال، فأسمع رجلا يقول: ويوشع يقول هذا وحده، كل يهود يثرب تقول هذا؟ قال أبي مالك بن سنان: فخرجت حتى جئت بني قريظة، فأجد جمعا، فتذاكروا النبي صلى الله عليه وسلم، فقال الزبير بن باطا: قد طلع الكوكب الأحمر الذي لم يطلع إلا بخروج نبي وظهوره، ولم يبق أحد إلا أحمد، وهذه مهاجره».(۷۱)

(۷۰) (الخصائص الکبری، ج۱، ص٤٨) (إمتاع الأسماع للمقريزی، ج٣، ص٣٥٥)

(۷۱) (دلائل النبوة لابی نعيم، رقم الحديث٤٠) (السيرة النبوية لابن كثير، ج۱، ص۷۹) (امتاع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم، حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہورہا تھا ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا: قد طلع الكوكب الأحمر الذي لم يطلع إلا بخروج نبي وظهوره، ولم يبق أحد إلا أحمد، وهذه مهاجره بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۶۴۶)

۷۲. بہترہویں حدیث مبارکہ

عن عائشة، قالت: «كان يهودي قد سكن مكة يتجر بها، فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال في مجلس من قريش: يا معشر قريش، هل ولد فيكم الليلة مولود؟ فقال القوم: والله ما نعلمه. قال: الله أكبر؛ أما إذ أخطأكم فلا

الاسماع للمقریزی، ج۱، ص۲۷۹) (الخصائص الکبری، ج۱، ص۴۶) (سبل الهدیٰ والرشاد، ج۱، ص۱۳۴)

بأس؛ انظروا واحفظوا ما أقول لكم: ولد فيكم هذه الليلة نبي هذه الأمة الأخيرة، بين كتفيه علامة». (٧٢)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا: واحفظوا ما أقول لكم: ولد فيكم هذه الليلة نبي هذه الأمة الأخيرة، بين كتفيه علامة جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص٦٤٦)

الحمدللہ رب العالمین

(٧٢) (دلائل النبوة للبيهقي، ج١، ص١٠٨) (المستدرك للحاكم، رقم الحديث٤١٧٧) (السيرة النبوية لابن كثير، ج١، ص٢١٢) (الخصائص الكبرى، ج١، ص٨٤) (المواهب اللدنية، ج١، ص٨٠) (سبل الهدى والرشاد، ج١، ص٣٣٩)

ماخذ و مراجع

	کتاب	مؤلف	پبلیشر
۱-	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	
۲-	ترجمہ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاءالقرآن، لاہور
۳-	سیرۃ ابن إسحاق	المؤلف: محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني، متوفی ۱۵۱ھ	دار الفكر، بيروت
۴-	المؤطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	مؤسسة زايد بن سلطان أبو ظبي
۵-	مسندالطیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، متوفی ۲۰۳ھ	دار هجر، مصر
۶-	المسند الام شافعی	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الكتب العلمية، بيروت
۷-	فتوح الشام	ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد السهمي الأسلمي بالولاء الواقدي، متوفی ۲۰۷ھ	دار الكتب العلمية، بيروت
۸-	المصنف لعبدالرزاق	امام ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ ھ	المكتب الإسلامي - بيروت
۹-	السيرة النبوية لابن ھشام	ابومحمد جمال الدينعبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، متوفی ۲۱۳ھ	شركة مكتبة ومطبعة، مصر
۱۰-	مسندالحمیدی	أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى بن عبيد الله القرشي الأسدي الحميدي المكي، متوفی ۲۱۹ھ	دار السقا، دمشق
۱۱-	الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، ۲۳۰ھ	مکتبة الصديق، الطائف
۱۲-	مسند إسحاق بن راهويه	أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم الحنظلي، المتوفی ۲۳۸ھ	مكتبة الإيمان، المدينة المنورة
۱۳-	المصنف لابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	مکتبة الرشد، الرياض

۱۴-	تاریخ المدینۃ لابن شبۃ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	السید حبیب محمود أحمد، جدۃ
۱۵-	المسند للامام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ ھ	مؤسسۃ الرسالۃ
۱۶-	فضائل الصحابہ	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ ھ	مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت
۱۷-	سنن الدارمی	حافظ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية
۱۸-	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن بن اسماعیل بخاری، متفوی ۲۵۶ھ	دار طوق النجاۃ
۱۹-	صحیح المسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متفوی ۲۶۱ھ	دار إحياء التراث العربي
۲۰-	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار إحياء الكتب العربية
۲۱-	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	لمكتبة العصرية، صيدا – بيروت
۲۲-	جامع الترمذی	امام ابوعیسٰی محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الغرب الإسلامي – بيروت
۲۳-	البحر الزخار المعروف بمسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمروبن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة
۲۴-	سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی۳۰۳ھ	مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب
۲۵-	مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار المأمون للتراث – دمشق
۲۶-	صحیح ابن خزیمہ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المكتب الإسلامي – بيروت
۲۷-	معجم الصحابۃ	أبو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزيز بن المَرْزُبان بن سابور بن شاهنشاه البغوي، متوفی ۳۱۷ھ	مكتبة دار البيان – الكويت
۲۸-	شرح مشکل الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	مؤسسۃ الرسالۃ

۲۹-	شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	عالم الکتب
۳۰-	السیرة النبویة وأخبار الخلفاء	أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، الدارمي البُستي، متوفی ۳۵۴ھ	الکتب الثقافیة – بیروت
۳۱-	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مکتبة ابن تیمیة – القاهرة
۳۲-	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الحرمین – القاهرة
۳۳-	المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المكتب الإسلامي , بيروت
۳۴-	الکامل فی ضعفاءالرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	الکتب العلمیة – بیروت
۳۵-	سنن الدارقطنی	امام علی بن عمردارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مؤسسة الرسالة، بیروت
۳۶-	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار الکتب العلمیة – بیروت
۳۷-	حلیة الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتاب العربي – بیروت
۳۸-	دلائل النبوة	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار النفائس، بیروت
۳۹-	معرفة الصحابه	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الوطن للنشر، الریاض
۴۰-	السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
۴۱-	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض
۴۲-	دلائل النبوة	امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة،
۴۳-	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد علی بن خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الغرب الإسلامي - بیروت
۴۴-	الاستیعاب في معرفة الأصحاب	أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي، متوفی ۴۶۳ھ	دار الجیل، بیروت

۴۵-	الفردوس بمأثور الخطاب	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شحردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الكتب العلمية – بيروت
۴۶-	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار إحياء التراث العربي - بيروت
۴۷-	شرح السنة	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	المكتب الإسلامي – دمشق
۴۸-	مصابيح السنة	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار المعرفة للطباعة، بيروت
۴۹-	الشفاءبتعريف حقوق المصطفى	ابوالفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، المتوفى ۵۴۴ھ	دار الفيحاء - عمان
۵۰-	تاريخ دمشق لابن عساكر	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع
۵۱-	الروض الأنف في شرح السيرة النبوية	أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد السهيلي متوفی ۵۸۱ھ	دار إحياء التراث العربي، بيروت
۵۲-	جامع المسانيد	عبدالرحمن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مكتبة الرشد – الرياض
۵۳-	الاقتصاد في الاعتقاد	ابومحمد تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور، متوفی ۶۰۰ھ	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية
۵۴-	أسد الغابة في معرفة الصحابة	ابوالحسن علی بن ابی الکرم الجزری ابن الاثیر، متوفی ۶۳۰ھ	دار الكتب العلمية
۵۵-	الترغيب والترهيب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الكتب العلمية – بيروت
۵۶-	الرياض النضرة في مناقب العشرة	المؤلف: أبو العباس محب الدين أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري، متوفی ۶۹۴ھ	دار الكتب العلمية
۵۷-	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیرعلاءالدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	مؤسسة الرسالة، بيروت
۵۸-	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	المكتب الإسلامي – بيروت

۵۹-	جامع المسانید والسنن	عمادالدین بن اسماعیل بن عمرابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷٤ھ	دار خضر للطباعة، بیروت
٦۰-	البداية والنهاية	عمادالدین بن اسماعیل بن عمرابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷٤ھ	دار إحياء التراث العربي
٦۱-	السيرة النوبة	عمادالدین بن اسماعیل بن عمرابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷٤ھ	دار خضر للطباعة، بیروت
٦۲-	مجمع الزاوئد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی۸۰۷	مكتبة القدسي، القاهرة
٦۳-	إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع	تقي الدين أحمد بن علي بن عبد القادر، أبو العباس الحسيني المقريزی متوفی ۸٤۵ھ	دار الكتب العلمية – بيروت
٦٤-	الإصابة في تمييز الصحابة	أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، متوفی ۸۵۲ھ	دار الكتب العلمية – بيروت
٦۵-	المقاصدالحسنة للسخاوی	شیخ محمد عبدالرحمن سخاوی، متوفی ۹۰٦ھ	دار الكتاب العربي – بيروت
٦٦-	جمع الجوامع المعروف جامع الكبير	امام جلال الدين السيوطي متوفی ۹۱۱ھ	الأزهر الشريف، القاهرة
٦۷-	الخصائص الكبرى	امام جلال الدين السيوطي متوفی ۹۱۱ھ	دار الكتب العلمية – بيروت
٦۸-	تاريخ الخلفاء	امام جلال الدين السيوطي متوفی ۹۱۱ھ	مكتبة نزار مصطفى الباز
٦۹-	المواهب اللدنية بالمنح المحمدية	أحمد بن محمد بن أبي بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري، أبو العباس، شهاب الدين، متوفی ۹۲۳ھ	المكتبة التوفيقية، القاهرة
۷۰-	سبل الهدى والرشاد	محمد بن يوسف الصالحي الشامي (المتوفى: ۹٤۲ھ)	دار الكتب العلمية بيروت
۷۱-	الأشباة والنظائر	زين الدين بن إبراهيم بن محمد ابن نجيم المصري، متوفی ۹۷۰ھ	دار الكتب العلمية، بيروت

تاجدارِ ختمِ نبوت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ت) وحدیث متواتر لانبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

(فتاوی الرضویہ، ج۱۴، ص۳۳۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

روح المدینہ اکیڈمی۔ کراچی، پاکستان

www.roohulmadina.com

روح المدینہ
Rooh ul Madina Academy